فرض نماز کے بعد

بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت

اَلذِّکْرُ بَعْدَ الصَّلٰوۃ

انجم سعید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاذْکُرُ اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ۔

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا انہوں نے بطور تمسخر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا اللہ مجھے کچھ دیجئے تنگ دست ہوں۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے دس مرتبہ درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی کو بند کر لے اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب سائل کفار کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا علی (رضی اللہ عنہ) نے کیا دیا؟ اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

راحۃ القلوب، ملفوظات شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۱

معزز قارئین ! سورۃ الجمعۃ کی آیت ۱۰ تحریر کی۔ میرا رب عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

مذکورہ آیت مبارکہ میں حکم عام ہے، مطلق ہے، کوئی قید نہیں کہ کب ذکر کرو اور کب نہ کرو۔ جب بھی ذکر کریں گے اسی حکم پر عمل ہوگا سوائے ان حالات میں جبکہ شریعت مطہرہ نے منع کیا مثلاً کوئی شخص رفع حاجت کے لئے بیت الخلاء میں بیٹھا ہو یا غسل خانہ میں برہنہ نہار رہا ہو وغیرہ اور جن حالات میں شریعت مطہرہ نے ذکر سے منع نہیں کیا ان حالات میں کوئی شخص اپنی طرف سے منع کرے گا تو وہ بذات خود غلط ہوگا اس سے کہا جائے گا ھَاتُوا بُرھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر تم سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ کیونکہ شریعت مطہرہ کا فیصلہ ہے کُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِی کِتَابِ اللّٰہِ تعالٰی فَھُوَ بَاطِلٌ یعنی جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو پس وہ باطل ہے۔ امام عبد الروف مناوی اس حدیث مبارکہ کی شرح فیض القدیر جلد ۵ صفحہ ۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں اَیْ فِیْ حُکْمِہٖ یعنی قرآن پاک کے کسی حکم میں کسی طرح کی شرط نہ ہو تو اپنی طرف سے اس شرط کا اضافہ کرنا باطل ہے۔

پس اگر مسلمان فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کریں تو جائز ہے۔ ناجائز اس وقت ہوگا جبکہ قرآن پاک میں یہ بات مل جائے کہ اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو لیکن فرض نماز کے بعد بلند آواز سے میرا ذکر نہ کرنا یا حدیث مبارکہ میں مل جائے کہ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کا حکم فرمانے کے ساتھ ساتھ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے منع فرمایا ہو۔ شریعت کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ

جب نفی ثابت نہیں تو اثبات ثابت ہوگا کیونکہ ہر وہ عمل جائز ہے جسے شریعت نے ناجائز نہیں کہا۔ امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ حَدِیقَۃُ النَّدِیہ شرح طَرِیقَۃُ الْمُحَمَّدِیہ جلد دوم صفحہ ۳۵۵ پر نقل فرماتے ہیں فَکُلُّ شَیْءٍ لَّمْ یَدُلَّ الدَّلِیْلَ عَلٰی حُرْمَتِہٖ فَھُوَ مُبَاحٌ ہر وہ شے جس کی حرمت و ممانعت کی دلیل شریعت مطہرہ میں نہیں پس وہ جائز ہے۔ یہ بات بھی ضرور یاد رکھیں کہ جائز عمل سے روکنا بذات خود ناجائز ہے۔

اگر کوئی شخص فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کے مسئلہ کو سمجھنا چاہے تو اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے جو کہ لکھ دیا گیا۔ جن لوگوں کو اہل سنت و جماعت کے ہر عمل سے اختلاف ہے وہ اس طرح کے سوالات کرتے ہیں کہ کیا فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟ یہ عمل تو بدعت ہے کہیں سے ثابت نہیں، جب بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے تو بعد میں آنے والے نمازی جن کی ایک دو رکعت رہ جاتی ہیں ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے اور یہ کہ نمازی کے پاس بلند آواز سے قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں تو ذکر کیونکر جائز ہوگا وغیرہ۔ آیئے ان سوالات کے جوابات پڑھیں اور انہیں ذہن نشیں کرلیں تاکہ شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل کر سکیں۔

قرآن پاک سے ذکر کا ثبوت۔

نماز کے بعد ذکر کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اللہ رب العزۃ ارشاد

فرماتا ہے فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ ج

سورۃ النساء آیت ۱۰۳

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ”یعنی نماز کے علاوہ پھر ہر طرح سے ذکر اللہ کرتے رہو۔ اس سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک تو یہ کہ جہاد میں غازی کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ ہاتھ میں تلوار اور زبان پر ذکر یار ہو۔ دوسرے یہ کہ فرض نماز کے بعد جو بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں یا درود شریف پڑھتے ہیں وہ جائز بلکہ بہتر ہے۔ یہ آیت اس کا ماخذ ہے۔ بعد نماز بلند آواز سے ذکر کی بہت سی احادیث ہیں“۔ تفسیر نور العرفان صفحہ ۱۵۰

احادیث مبارکہ سے ذکر کا ثبوت۔

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت احادیث مبارکہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث ۱۔ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) مشکوۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ ص ۲۰۷

روایت ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) سے کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور تیرے مقابل مالدار کو مال نفع نہیں دیتا۔ اسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا۔

حدیث ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زُبَیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِہِ الْاَعْلٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ. (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

مشکوۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ ص ۲۰۸

روایت ہے حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے کہتے کہ اللہ سے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قدرت اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کی نعمت ہے اور اسی کا فضل اور اسی کی اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس کے لئے خالص دین رکھتے ہیں اگرچہ کفار ناپسند کریں۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا۔

مذکورہ دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس بلند آواز سے ذکر کو سنا پھر روایت کیا اگر مذکورہ کلمات حضور ﷺ آہستہ آواز میں پڑھتے تو نہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو معلوم ہوتا نہ وہ روایت کرتے۔

حدیث ۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِالتَّکْبِیْرِ. (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) مشکوۃ شریف مترجم جلد اول بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ صفحہ ۲۰۷

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہونا تکبیر سے پہچانتا تھا۔ بخاری، مسلم،

اس حدیث مبارکہ کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوداؤد شریف میں بھی نقل فرمایا ہے دیکھئے ابوداود شریف جلد اول کِتَابُ الصَّلٰوۃِ باب ۱۳۴۱ اَلتَّکْبِیْرُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ (نماز کے بعد تکبیر کہنا) صفحہ ۳۸۵۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کم عمری کی وجہ سے بعض نمازوں کی جماعت میں حاضر نہ ہوتے تھے فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد مسلمان اس قدر بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے کہ ہمیں گھر بیٹھے معلوم ہو جاتا کہ اب (فرض) نماز ختم ہوگئی دیکھئے لمعات شرح مشکوۃ۔

حدیث ۴۔ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ

النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْ ابِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُهٗ۔ بخاری شریف مترجم جلد اول کتاب الصلوۃ باب ۵۴۵ اَلذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ صفحہ ۳۹۰، ابوداود شریف مترجم جلد اول باب ۳۴۱ صفحہ ۳۸۵۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے خبر دی کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوجاتے یہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رائج تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (فرض نماز سے) فارغ ہونے کو اسی سے جان لیتا جبکہ اس (بلند آواز سے ذکر) کو سنتا۔

برادران اسلام! آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا کہ پیارے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے ظاہری زمانہ مبارک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رائج تھا حضور علیہ الصلوۃ والسلام بھی فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بھی۔ مذکورہ دلائل کو پڑھ کر یہ بات ثابت ہوئی کہ مخالفین اہل سنت کا یہ قول باطل ہے کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا کوئی ثبوت نہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعد میں آنے والے نمازی جن کی ایک یا ایک سے زائد رکعتیں رہ جاتی ہیں ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ ہرگز خلل واقع نہیں ہوتا ثبوت اس کا یہ ہے کہ اگر نمازی کی نماز میں خلل واقع ہوتا تو حضور ﷺ ہرگز فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر نہ کرتے اور نہ صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم بلند آواز سے ذکر کرتے۔ میرے آقا علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم سے بڑھ کر اور کون ہے جو لوگوں کی نمازوں کا خیال رکھے۔ شریعت کو
سب سے زیادہ جاننے اور سمجھنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور
میرے آقا علیہ الصلوۃ والسلام تو شریعت کے مالک و مختار ہیں۔ پس آپ کا یہ عمل
ثابت کرتا ہے کہ نمازوں میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ذکر سے روکنے والے لوگ پھر یوں کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کی نمازیں اور تھیں
ہماری نمازیں اور ہیں حالانکہ اور نہیں صحابہ تو صحابہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد
فرمایا نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتا دیکھو۔

آیئے مخالفین اہل سنت سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ اگر ہم لوگ فرض نماز کے
فوراً بعد ذکر نہ کریں تو کیا کریں؟ تو جواب ملتا ہے دعا مانگیں۔ چلئے دعا مانگتے ہیں امام
نے بلند آواز سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ
السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مقتدیوں نے با آواز بلند
یک زبان ہو کر کہا امین کیا اب نماز میں خلل واقع نہ ہوا؟ اگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
کہنے سے، امین کہنے سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے بھی
نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

اکثر وہابیوں دیوبندیوں کو دیکھا گیا ہے کہ فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز
سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے ہیں کیا اس عمل سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا؟

یا ان کی مسجد میں کوئی بندہ دیر سے آتا ہی نہیں، ہر شخص کو تمام رکعتیں مل جاتی ہیں۔

ایام تشریق کی تکبیرات کو دیکھ لیں نو ذی الحج کی فجر سے لیکر تیرہ ذی الحج کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط پڑھنا واجب ہے اور تین مرتبہ پڑھنا افضل ہے (تنویر الابصار، بہار شریعت وغیرہ) تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت وغیرہ)

جو لوگ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے منع کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی ایام تشریق کی تکبیرات واجب ہیں اور ان کی مساجد میں بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں۔ غور فرمائیں کیا ایام تشریق میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا؟ اگر ایام تشریق کی تکبیرات کہنے سے (جس میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے زائد کلمات ہیں) نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا تو عام دنوں میں بھی نماز میں خلل واقع نہیں ہوتا اور اگر عام دنوں میں نماز میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایام تشریق میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔

رہی بات یہ کہ نمازی کے قریب بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت نہیں تو بلند آواز سے ذکر کرنا کب جائز ہوگا؟ تو جواب اس کا یہ کہ اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا:۔ وَاِذَا قُرِیءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت مبارکہ سے قرآن پاک کی سماعت کا وجوب ثابت ہے۔

جب تلاوت کلام پاک کو سننا واجب ہے تو نمازی اپنی نماز پڑھے یا قرآن پاک کی تلاوت سنے۔ اس وجہ سے نمازی کے پاس بلند آواز سے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت نہیں۔ جبکہ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ سننا واجب نہیں۔

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے جب ذکر کرنا ثابت کیا جائے اور مخالفین اہل سنت کے پاس کوئی جواب نہ ہو تو آخر میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم نے مانا کہ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رائج تھا لیکن وہ ذکر کونسا تھا ہمیں کیا ذکر کرنا چاہیے؟

میرے ساتھ دفتر میں ایک وہابی تھا جو کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا منکر تھا۔ مجھ سے کہنے لگا کہ آپ لوگ جو فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں اس کا کیا ثبوت ہے؟ میں نے کہا اگر ثبوت مل جائے تو پھر تم کیا کرو گے؟ کہنے لگا سب سے پہلے میں بلند آواز سے ذکر کروں گا۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے میں نے ان کو گواہ بنایا کہ کل میں اس شخص کو بخاری شریف سے ثبوت دونگا کہ حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رائج تھا۔ اگلے دن میں بخاری شریف ساتھ لیکر دفتر گیا اور اسے بخاری شریف جلد اول باب ۵۴۵ اَلذِکرِ بَعدَ الصَّلٰوۃِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث مبارکہ دکھائی۔ کچھ دیر وہ صفحات کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا، کچھ سوچتا رہا پھر کہنے لگا ٹھیک ہے بلند آواز سے ذکر کرنا رائج تھا لیکن کونسا ذکر تھا؟ میں نے جواباً کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) مشکوۃ شریف مترجم جلداول صفحہ ۵۱۰

فرمایارسول اللہ ﷺ نے کہ افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

وہ شخص میرے جواب پر خاموش ہوگیا۔ جولوگ وہاں موجود تھے میں نے ان سے کہا آپ لوگ گواہ ہیں اس شخص نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے ثبوت مل جائے تو سب سے پہلے میں بلند آواز سے ذکر کروں گا۔ پس آج ظہر کی نماز جو کہ دفتر میں ادا کی جائے گی فرض نماز کے بعد یہ شخص بلند آواز سے ذکر کرے گا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو جس مسجد میں یہ شخص نماز پڑھا کرتا تھا (اہل سنت و جماعت کی مسجد) اس مسجد کو چھوڑ کر کسی اور مسجد میں چلا گیا۔ اس کو کہتے ہیں ہٹ دھرمی۔ میں نہ مانوں کا تو کوئی علاج نہیں۔ اس کا علاج تو فرشتے ہی اللہ کے حکم سے کریں گے۔

بلند آواز سے ذکر کرنا جب ثابت ہوا تو مخالفین اہل سنت خواہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کوئی بھی مسلمان ان کو اس عمل سے نہیں روکتا تو پھر یہ لوگ مسلمانوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے کیوں روکتے ہیں؟ خوب فرمایا میرے امام اہل سنت نے:۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے ‏ پھر کہے نجدی کہ ہوں امت رسول اللہ کی

سوال:۔ مشکوۃ شریف سے تو یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے پڑھتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، آپ (اہل سنت وجماعت) صرف لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب:۔ صرف لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھنے سے آپ لوگوں کے پیٹ میں درد ہونے لگتی ہے اگر پورا لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں گے تو آپ کو درد قولنج تو ضرور ہوگی۔ صرف لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھنے سے آپ پر غشی طاری ہو جاتی ہے اگر پورا پڑھیں گے پھر تو آپ لوگوں کو مرگی کے دورے شروع ہو جائیں گے۔ اگر آپ لوگوں نے اپنی کتاب تبلیغی نصاب[1] ہی پڑھ لی ہوتی جس میں ذکر کی فضیلت کے باب میں زکریا کاندھلوی صاحب نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کی فضیلت میں چالیس احادیث مبارکہ نقل کیں تو آپ لوگ ہرگز ایسا اعتراض نہ کرتے۔ حصول برکت کے لئے مشکوۃ شریف کی ایک

تبلیغی نصاب[1] کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا گیا ہے اور نام بدلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ تبلیغی نصاب میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کو جائز کہا گیا ہے جبکہ دیوبندی وہابی اس درود شریف کو خود ساختہ درود کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ درود بریلی والے مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) کا ایجاد کردہ ہے۔ جب ان لوگوں کو تبلیغی نصاب کا باب فضائل درود شریف دکھایا جاتا تو بے چاروں سے جواب نہ بن سکتا۔ اب ان لوگوں نے یہ کیا کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری درود پاک کا پورا باب نکال دیا اور کتاب کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھ دیا۔ دیکھا آپ حضرات نے کہ یہ لوگ درود شریف سے کس قدر بغض رکھتے ہیں۔

حدیث مبارکہ نقل کی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُکَ بِہٖ اَوْ اَدْعُوْکَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَ ھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کَفَّۃٍ وَّلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کَفَّۃٍ لَّمَا لَتْ بِھِنَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ مشکوۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۱۰

روایت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا رب مجھے وہ چیز سکھا جس سے میں تجھے یاد کیا کروں یا جس کے ذریعہ سے تجھ سے دعا کروں رب نے فرمایا اے موسیٰ کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر عرض کی یا رب یہ تو تیرے سارے بندے ہی کہتے ہیں میں تو کوئی ایسی خاص چیز چاہتا ہوں جس سے تو مجھے خاص کرے فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا ان کی آبادی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑے میں تو ان سب پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھاری ہوگا۔

سوال:۔ آپ لوگ (اہل سنت و جماعت) بلند آواز سے ذکر کے بعد درود شریف بھی پڑھتے ہیں اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب:۔ جس طرح جاہل مطلق کا نام ''عالم'' یا ''فاضل ہو، جسے نماز نہ پڑھنی آئے اس کا نام ''عابد'' یا ''ساجد'' ہو، کالے رنگ والے کا نام ''روشن'' ہو، دن رات گناہوں

میں مشغول ہو اور نام ''زاہد'' ہو بالکل اسی طرح آپ لوگوں کے پاس حدیث کا علم نام کو نہیں اور اپنی جماعت کا نام ''اہل حدیث'' رکھا ہے۔ اگر آپ لوگ احادیث مبارکہ پر یقین رکھتے ان پر عمل کرتے تو یہ اعتراض ہرگز نہ کرتے اور نہ لوگوں کو ذکر اللہ اور درود شریف سے روکتے۔ ذکر کے بعد درود شریف پڑھنے کا ثبوت پڑھیے اور عمل کیجیے۔

حدیث ۱۔ عَنْ فُضَالَۃَ ابْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَائِمٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّھَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

روایت ہے حضرت فُضالہ بن عبید (رضی اللہ عنہ) سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی تم نے جلدی کی جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی حمد کر جس کے وہ لائق ہے اور مجھ پر درود بھیج پھر دعا کر فرماتے ہیں اس کے بعد دوسرے شخص نے نماز پڑھی تو اللہ رب العزۃ کی حمد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی (دعا) مانگ (تیری دعا) قبول ہوگی۔ مشکوۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۲۰۲

حدیث۲۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ اور ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنھما) آپ کے ساتھ تھے جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد سے ابتدا کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مانگ عطا کیا جائے گا مانگ عطا کیا جائے گا۔اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔مشکوۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ۲۰۲

حدیث۳۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس سے کوئی چیز نہیں بڑھتی جب تک کہ تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو۔اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔مشکوۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ۲۰۳

معزز قارئین! اللہ رب العزۃ نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ سورۃ التوبہ آیت ۶۷

منافق مرد اور منافق عورتیں ان سب کی ایک ہی چال ہے برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

ذکر اللہ کرنا بھلائی ہے اور بھلائی سے روکنا منافقین کا طریقہ ہے لہٰذا اللہ رب العزۃ کے ذکر سے لوگوں کو روک کر اپنے آپ کو منافقین کی فہرست میں شامل نہ کریں بلکہ لوگوں کو ذکر کا حکم کریں تا کہ ان لوگوں کی فہرست میں شامل ہو سکیں جن کے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ سورۃ التوبہ آیت ۷۱

ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

مصنف کی دیگر قابل مطالعہ کتب

1- اربعین بخاری:	مسلک حق اہل سنت و جماعت کی حقانیت پر بخاری شریف سے 32 موضوعات پر چالیس احادیث۔
2- سفر آخرت	مرض الموت سے لے کر دفن کے بعد ایصال ثواب تک۔
3-نکتہ توحید	عقیدہ توحید اور حقیقت شرک کو سمجھنے کے لئے آسان اور مدلل کتاب۔
4-بدعت کیا ہے؟	بدعت کی حقیقت جاننے کے لئے مدلل کتاب۔
5-مردے سنتے ہیں۔	مردوں کی سماعت، بصارت، پہچان اور کلام کرنے کا آیات مبارکہ، احادیث مبارکہ اور دیگر مستند کتب سے ثبوت۔
6- اَلذِّکْرُبَعْدَ الصَّلٰوۃ	فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا ثبوت۔

غزالی پبلی کیشنز

غزالی پبلی کیشنز: اتحاد مارکیٹ بھوانہ بازار فیصل آباد
Ph: 636746
خالد بُک ایجنسی: 11 عزیز مارکیٹ اُردو بازار لاہور
Ph: 7322293